

روم رویا کو قائم کرتا ہے - نمبر سترہ

144,000 کی آخری چھانٹی: حیوان کی شبیہ کی پیشگوئی شدہ آزمائش

Jeff Pippenger

2024-09-24

جو لوگ ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے لیے بلائے گئے ہیں، وہ اب اپنی آخری چھانٹی کے مرحلے میں ہیں، اور یہ مرحلہ ایک ایسی آزمائش ہے جو حیوان کی شبیہ کی تشکیل پر مبنی ہے۔ آزمائش کا آغاز خدا کے گھر سے ہوتا ہے، کیونکہ عدالت ہمیشہ خدا کے گھر سے ہی شروع ہوتی ہے، اور اس کے بعد خدا کے دوسرے ریوڑ کو بھی اسی آزمائشی عمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شاید حیوان کی شبیہ کی تشکیل کی سب سے نمایاں اور اہم نبوتی خصوصیت یہ ہے کہ یہ دو بار وقوع پذیر ہوتی ہے: پہلے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں، پھر باقی دنیا میں۔ نبوتی اعتبار سے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں حیوان کی شبیہ اس شبیہ کا آخری ظہور ہے، اور لہذا دنیا میں حیوان کی شبیہ سے پہلے جو بھی اس کی تمثیلی صورتیں سامنے آئیں، وہ محض اصل کی طرف اشارہ کرنے والا سایہ تھیں۔

خدا کے گھر میں عدالت 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی۔ اس تاریخ کو 11 اگست 1840 نے علامتی طور پر پیشگی ظاہر کیا تھا، جب مکاشفہ باب دس کا فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی کھلی کتاب لیے نازل ہوا۔ جب باب دس کا فرشتہ اترتا تو اس نے اعلان کیا کہ پروٹسٹنٹ مذہب پر عدالت اس وقت جاری ہو چکی تھی۔ جس پر بھی خدا عدالت کرتا ہے، وہ پہلے اسے پیشگی خبردار کرتا ہے، اور وقت کے تعین میں ملر کے طریقہ کار کی تصدیق نے دوسری آمد کی عدالت کے بارے میں اس کے حسابات کو مزید تقویت دی۔ پروٹسٹنٹوں کی آزمائش 11 اگست 1840 سے جاری تھی اور 1844 تک پروٹسٹنٹ روم کی بیٹیاں بن چکے تھے۔ 1840 سے 1844 کا دور 11 ستمبر 2001 سے لے کر عنقریب آنے والے اتوار کے قانون تک کے زمانے کی علامتی نمائندگی کرتا ہے۔

ان دو ادوار کی نمائندگی یسوع کے بیتسمہ کے وقت، جب روح القدس نازل ہوا، سے لے کر صلیب تک بھی کی گئی تھی۔ ان تینوں ادوار کی تمثیل ان ایک سو بیس برسوں سے ہوتی ہے جو ماقبل طوفان دنیا کو طوفان کے وقوع تک مہلت کے طور پر مقرر کیے گئے تھے۔ ہمیشہ ایک تنبیہی پیغام ہوتا ہے جو اس مخصوص تاریخی دور کی عدالت کی نشان دہی کرتا ہے۔ مقدس تاریخیں بھی آخری ایام میں اس مخصوص عرصے کو بیان کرتی ہیں۔

نوح نے ایک سو بیس سال تک تبلیغ کی، پھر طوفان کا فیصلہ آ پہنچا۔ مسیح نے بارہ سو ساٹھ دن تک تبلیغ کی، پھر صلیب کا فیصلہ آیا۔ یوحنا بیتسمہ دینے والے کے تنبیہی پیغام کو مسیح کے بیتسمہ کے وقت قوت بخشی گئی، اور پھر یسوع کو چالیس دن کے لیے بیابان میں لے جایا گیا۔ وہ چالیس دن، اور چالیس دن کے اختتام پر آنے والی تین آزمائشیں یہ سکھاتی ہیں کہ جب کسی پیغام کو قوت مل جاتی ہے—اور اس کی پہچان کسی مقدس نشان کے نزول سے ہوتی ہے، جیسے اُس کے بیتسمہ پر روح القدس کا نزول، اور مکاشفہ کے دسویں اور اٹھارہویں ابواب کے دونوں فرشتوں کا اترنا—تو ایک آزمائش کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ جب الہی نشان اترتا ہے، تو عدالت کا وہ پیغام جیسے اُن لوگوں کے لیے سنایا جاتا ہے جو اُس وقت عدالت کا موضوع ہوتے ہیں، قوت پا لیتا ہے، اور وہ مخصوص گروہ جس کا فیصلہ ہو رہا ہوتا ہے ایک خاص مدت میں داخل ہو جاتا ہے جو صرف اُن کی مہلت آزمائش کے خاتمے پر ختم ہوتی ہے۔

یسوع کی لکیر گواہی کے دو ادوار کی نشاندہی کرتی ہے۔ پہلا اُس کی ذاتی گواہی تھی جو بارہ سو ساٹھ دن جاری رہی، پھر اپنے شاگردوں کی موجودگی میں مزید بارہ سو ساٹھ دن تک اُس کی گواہی رہی، یہاں تک کہ استفانوس کو سنگسار کیا گیا۔

تب فرشتہ نے کہا، 'وہ ایک ہفتے [سات سال] تک بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کرے گا۔' جب نجات دہندہ نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو اس کے بعد سات برس تک خوشخبری کی منادی خصوصیت کے ساتھ یہودیوں میں کی جانی تھی؛ ساڑھے تین برس خود مسیح نے، اور اس کے بعد رسولوں نے۔ 'ہفتے کے درمیان وہ قربانی اور ہدیہ موقوف کرے گا۔' دانیال 9:27۔ عیسوی سن 31 کی بہار میں، مسیح جو حقیقی قربانی تھے، کلوری پر پیش کیے گئے۔ تب بیکل کا پردہ دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا، جس سے ظاہر ہوا کہ قربانی کی خدمت کی تقدیس اور معنویت رخصت ہو چکی تھی۔ زمینی قربانی اور ہدیہ کے موقوف ہونے کا وقت آچکا تھا۔

وہ ایک ہفتہ—سات سال—عیسوی 34 میں ختم ہوا۔ پھر استفانوس کو سنگسار کرنے کے ذریعے یہودیوں نے بالآخر انجیل کے انکار پر مہر لگا دی؛ ایذا رسانی کے باعث جو شاگرد ہر طرف بکھر گئے تھے، وہ "ہر جگہ جا کر کلام کی منادی کرتے رہے" (اعمال 8:4)؛ اور کچھ ہی عرصے بعد، ستانے والا ساؤل ایمان لے آیا اور پولس بن گیا، جو غیر قوموں کا رسول تھا۔ عصور کی آرزو، 233۔

نوح، مسیح، ملرائٹس اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کے نبوی سلسلے سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ ہوتا ہے جب ایک مخصوص مخاطب گروہ کو ایک تنبیہی پیغام کے ذریعے آزمایا جاتا ہے۔ پیغام کو قوت ملنا ایک امتحانی دور کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، جو بالآخر اس مخصوص مخاطب کی مہلت کے ختم ہونے پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ یسوع کے نبوی سلسلے میں گواہی کے دو ادوار کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ دونوں ادوار دو تنبیہی پیغامات کی نمائندگی کرتے ہیں: پہلا اُس فرشتے کے ذریعے جو 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوا اور جس کے ذریعے مکاشفہ 18:1-3 کی تکمیل ہوئی، اور دوسرا باب اٹھارہ کی آیت چار اور اس کے بعد کی آیات میں مذکور دوسری آواز کی صورت میں۔

"پس دنیا کو خبردار کرنے کے آخری کام میں کلیساؤں کو دو واضح پکاریں دی جاتی ہیں۔ دوسرے فرشتے کا پیغام یہ ہے، 'بابل گر گیا، گر گیا، وہ عظیم شہر، کیونکہ اس نے تمام قوموں کو اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب پلائی۔' اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی بلند پکار میں آسمان سے ایک آواز سنائی دیتی ہے جو کہتی ہے، 'اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ۔'" Review and Herald، 6 دسمبر، 1892۔

پہلا دور وہ عدالت ہے جو خدا کے گھر سے شروع ہوتی ہے، اور پھر عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت عدالت کا دوسرا دور بابل سے نکل آنے کی تنبیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ مسیح کے بپتسمہ سے صلیب تک کا دورانیہ 11 ستمبر 2001 سے ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون تک کے عرصے کی نمائندگی کرتا ہے، اور ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے لے کر اُس مقام تک کا دور جب ہر قوم کو اتوار کو عالمی دن عبادت کے طور پر قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا، وہ دور تب ختم ہوگا جب بالکل آخری قوم بھی مطیع ہو جائے گی۔

یہ مدت ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے اور اس وقت ختم ہوتی ہے جب آخری قوم پاپائی طاقت کے آگے سر جھکا دیتی ہے۔ دوسری مدت کی ابتدا پہلی مدت کے خاتمے کی نشان دہی کرتی ہے، اور دونوں میں اتوار کے وہ قوانین شامل ہیں جن کی پیشگی مثال روم کی گواہی میں دی گئی تھی۔ سن 321 میں پہلا اتوار کا قانون بت پرست روم کے اختیار سے نافذ کیا گیا۔ پاپائی کلیسیا کے اختیار سے نافذ ہونے والے اتوار کے قانون کی نمائندگی سن 538 کرتا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کا قانون 321 ہے، اور آخری قوم پر نافذ کیا جانے والا اتوار کا قانون 538 ہے۔ ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کا قانون اس تنبیہی پیغام کی آمد کی نشان دہی کرتا ہے جیسے بعد ازاں اس علم کے ذریعے اعلان کیا جاتا ہے جو اسرائیل کے مطرودین پر مشتمل تھا۔

وہ سنگ میل سن 321 عیسوی ہے، اور یہ ہر قوم کی اتوار کے سوال پر آزمائش کی مدت کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ وہ مدت اس وقت ختم ہوتی ہے جب آخری قوم روم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی

ہے، اور اس واقعے کی تمثیل سن 538 عیسوی کے سنگ میل سے کی گئی تھی۔ 321 سے 538 تک کی مدت کی تمثیل اُس مدت سے کی گئی تھی جو صلیب سے لے کر ستفانس کی سنگساری تک تھی۔ جب ستفانس کو سنگسار کیا جا رہا تھا تو اس نے آسمانی مقدس میں مسیح کو کھڑے دیکھا، جو اس وقت کی تمثیل ہے جب انسانی آزمائش کی مہلت کے اختتام پر میکائیل کھڑا ہوتا ہے۔

گیارہ ستمبر 2001 اس بات کی علامت ہے کہ باب اٹھارہ کی پہلی تین آیات کا انتباہ آپہنچا، اور یہ اس پیش گوئی سے بھی نشان زد تھا جو نبیہ ایلین وانٹ نے بیان کی تھی، جنہوں نے کہا تھا کہ جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں خدا کے ایک لمس سے گرا دی جائیں گی تو وہی تین آیات پوری ہو جائیں گی۔ اس کی ایک اور علامت پیٹریاٹ ایکٹ تھا، جو ان کے لیے ایک علامت تھا جو دیکھنے کے لیے آمادہ تھے؛ کہ انگریزی قانون کا وہ اصول، جس کے مطابق کسی شخص کو جرم ثابت ہونے تک بے گناہ سمجھا جاتا ہے، رومی قانون کے حق میں ایک طرف رکھ دیا گیا، جو یہ مانتا ہے کہ کسی شخص کو بے گناہی ثابت ہونے تک مجرم سمجھا جاتا ہے۔

پیٹریاٹ ایکٹ نے لاؤدیقیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹزم کے لیے عدالت کے آغاز کی نشاندہی کی۔ وہ مدت ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ وہ لاؤدیقیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ جو اس چھانٹی کے دور سے کامیابی کے ساتھ گزر جائیں گے، پھر باب اٹھارہ کی آیت چار کا انتباہی پیغام دیں گے، جو روم کے آگے جھکنے والی آخری قوم پر ختم ہوتا ہے۔ وہ مدت ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے اور آخری اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہے۔

اگر ہم اس حقیقت کو غلط سمجھیں کہ درندے کی دو شبیہیں ہیں جن کی شناخت دو سے زیادہ گواہوں کی شہادت پر کی جاتی ہے، تو ہم اُس کام کو غلط سمجھ بیٹھیں گے جو 2001 میں شروع ہوا اور جس کی نمائندگی مکاشفہ باب اٹھارہ کی پہلی تین آیات کرتی ہیں، اور اُس کام کو بھی جو باب اٹھارہ کی آیت چار میں شروع ہوتا ہے۔

جب ہم سسٹر وانٹ کی اس براہ راست شناخت کو اختیار کرتے ہیں جو انہوں نے 1888 میں مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کے نزول کے بارے میں کی، اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اسی فرشتے کو مستقبل سے متعلق بھی قرار دیا، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ 1888، 2001 کی علامت ٹھہرتا ہے۔ مکاشفہ کا وہ فرشتہ جو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے، 1888 میں منی ایپولس کے اجلاسوں میں نازل ہوا، اور جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں منہدم ہوئیں تو وہ ایک بار پھر نازل ہوا۔

مسیح کے بپتسمہ سے لے کر صلیب تک کا دور، 11 اگست 1840 سے 22 اکتوبر 1844 تک کا دور، اور نوح کے ایک سو بیس سال—یہ تینوں عدالت کے ایک دور کی تین گواہیاں فراہم کرتے ہیں۔ 1888 بغاوت کے ظہور کی ایک گواہی فراہم کرتا ہے جو مینیاپولس کے اجلاسوں میں ریکارڈ ہوئی، اور نوح اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جنہوں نے پیغام کو مسترد کیا اُن سے روح القدس اٹھا لیا گیا۔ ماقبل طوفان کے لوگوں کی بغاوت اور 1888 میں کلیسا کے رہنماؤں کی بغاوت دونوں موسیٰ کی تاریخ میں قورح، داتھن اور ابیرام کے واقعات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں، جس کے بارے میں فرشتے نے سسٹر وانٹ کو بتایا تھا کہ وہ مینیاپولس میں دہرایا جا رہا تھا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پیٹریاٹ ایکٹ سے لے کر اتوار کے قانون تک کا عرصہ، لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ازم کے لیے آزمائشی مدت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس انتباہی پیغام کے خلاف بغاوت، جو اُن کے فیصلے کا اعلان کرتا ہے، روح القدس کے اٹھا لیے جانے کی نشاندہی کرتی ہے، اور اس کے نتیجے میں اُس تاریخ کی شریعہ نادان کنواریوں پر زور اور گمراہی انڈیلی جاتی ہے۔ بغاوت کا محور منتخب پیغام رساں ہوتا ہے، جس کی نمائندگی نوح، موسیٰ، ایلڈر جونز اور ایلڈر ویگنر، اور یقیناً سسٹر وانٹ کرتے ہیں۔ اس انتباہی پیغام اور اُس تاریخ کے پیغام رساں کے خلاف بغاوت کی بنیاد دس کنواریوں کی تمثیل کی تاریخ میں موجود "تیل" پر ہے۔

جو لوگ تنبیہی پیغام پیش کرتے ہیں، وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے پاس "تیل" ہے، جو خود وہی تنبیہی پیغام ہے۔ یوں دو طبقوں کے درمیان امتیاز اُن نبوتی تفسیر کے قواعد کے درست اطلاق کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تحریک والوں نے اختیار کیے تھے—جنہیں ملر کے قواعد تفسیر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے—اور اسی طرح اُن نبوتی تفسیر کے قواعد کے درست اطلاق سے بھی جو تیسرے فرشتے کی تحریک نے اپنائے۔

وہ آزمائش جو "حیوان کی شبیہ کی تشکیل" کے طور پر پیش کی گئی ہے، لہذا وہ ایک ایسی آزمائش ہونی چاہیے جو اس بات کے تعلق سے ہو کہ خدا کے نبوتی کلام میں حیوان کی شبیہ کس طرح وجود میں آتی ہے۔

2001 کے پیٹریاٹ ایکٹ سے لے کر، جس کی تمثیل 1888 کے بلیئر بل نے کی، جس کی تمثیل 1776 کے اعلان آزادی نے کی، جس کی تمثیل مسیح کے ہپتسمہ نے کی، جس نے 11 اگست 1840 کی تمثیل کی، یہ سب اس سچائی کی تائید کرتے ہیں کہ عدالت کے آزمائشی عمل کی ابتدا ایک طاقتور انتباہی پیغام سے ہوتی ہے، جسے فرشتے کے ہاتھ سے لے کر پھر کھایا جانا ضروری ہے۔

وہ نبوتی تعلیم جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو تیری قوم کے لٹیروں کے طور پر شناخت کرتی ہے، اپنی منطق کے باعث کئی نکات کو خلط ملط کر دیتی ہے، اور وہ نکات اکثر حیوان کی شبیہ کی تشکیل کے عناصر کو قائم کرنے میں سب سے براہ راست نصوص دلیل ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کا ایک طریقہ کہ یہ جانچ اپنی فطرت میں نبوتی ہے، یہ ہے کہ نبوت کے بنیادی قواعد استعمال کیے جائیں تاکہ ایک ایسی حقیقت کو دکھایا جا سکے جو صرف اسی صورت میں سمجھ میں آتی ہے جب آپ یہ تسلیم کریں کہ تیری قوم کے لٹیروں کی علامتی طور پر روم کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہ مثال ایڈونٹسٹ تحریک کے اندر تاریخ کے پانچ خطوط سے ماخوذ ہے، جہاں روم کو ایک علامت کے طور پر لینے پر ایک تنازعہ رونما ہوا۔ ہم اب ان متنازعہ تاریخوں میں آخری، یعنی چھٹی، میں ہیں، اور موجودہ تنازعہ 1843 کے چارٹ پر پیش کیے گئے تنازعے کے عین مطابق ہے۔

اگر آپ نبوتی اصولوں کا صحیح اطلاق کریں تو یہ سچائی دیکھنا آسان ہے۔ ایک نبوتی اصول جسے بروئے کار لانا ضروری ہے یہ ہے کہ علامات کے ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں، اور وہ جس معنی میں کسی عبارت میں آئیں، وہ معنی اسی عبارت سے متعین کیے جائیں۔ شامی بادشاہ اینٹیوخس سوم میگنس نے کتاب دانیال کے باب گیارہ کی آیت دس میں بیان شدہ جنگ کی پیش گوئی پوری کی، اور آیات گیارہ اور بارہ میں رافیا کی جنگ کی پیش گوئی پوری کی، اور آیت پندرہ میں پینینم کی جنگ کی پیش گوئی پوری کی۔ 1843 کے چارٹ پر جس ملیرائٹ تنازعے کی نمائندگی کی گئی تھی وہ یہ تھا کہ پروٹسٹنٹوں کے غلط نظریے کے مطابق "ڈاکو" سے مراد اینٹیوخس ایپیفینیس تھا، جبکہ سچ یہ تھا کہ "ڈاکو" روم کی علامت تھی۔

آیات دس تا پندرہ سب سے پہلے Antiochus III Magnus کی تاریخ میں پوری ہوئیں، لہذا وہ آیات اور بعد ازاں اُن آیات کی تاریخی تکرار آخری دنوں میں اُن آیات کی تکمیل کے لیے دو گواہ فراہم کرتے ہیں، کیونکہ تمام نبیوں نے جن دنوں میں وہ رہتے تھے اُن کے مقابلے میں آخری دنوں کے بارے میں زیادہ براہ راست کلام کیا۔

نبی کی گواہی کہاں لاگو کی جانی ہے اس قائم شدہ قاعدے کے ساتھ، ہمارے پاس سسٹر وائٹ کی یہ صریح تحریر بھی ہے کہ: "اس نبوت [دانی ایل باب گیارہ] کی تکمیل میں جو تاریخ کا بڑا حصہ وقوع پذیر ہو چکا ہے، وہ دوبارہ دہرایا جائے گا۔" اینٹیوخس سوم میگنس پاپائی روم کی پراکسی فوج کے طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ پروٹسٹنٹوں کا استدلال تھا کہ "ڈاکو" ایک دوسرے اینٹیوخس کی علامت تھی، جبکہ ملیرائٹس جانتے تھے کہ مراد روم تھا۔ فی الحال ایک فریق ریاست ہائے

متحدہ کو "ڈاکو" قرار دیتا ہے، اور دوسرا فریق بنیادی سچائی پر قائم ہے۔

اگر وہ قاعدہ درست ہے جو یہ بتاتا ہے کہ علامتوں کے ایک سے زیادہ معانی ہو سکتے ہیں، اور یہ کہ معنی اس سیاق و سباق پر مبنی ہونے چاہیے جس میں انہیں استعمال کیا جائے، تو ریاست ہائے متحدہ کو لٹیروں کے طور پر شناخت کرنا پروٹسٹنٹوں کے انٹیووکس کو لٹیروں کے طور پر شناخت کرنے کے مماثل ہے، لیکن اب انٹیووکس آخری دنوں میں ریاست ہائے متحدہ کی علامت ہے۔

اس عبارت کا سیاق براہ راست اس سوال سے متعلق ہے کہ کون سی طاقت رؤیا کو قائم کرنے کے لیے اپنے آپ کو سر بلند کرتی ہے، لہذا اس حقیقت پر زور دینا بجا ہے۔ یہ متعدد شہادتوں کی بنا پر بجا ہے، کیونکہ روم کو بطور علامت موضوع نزاع بنانے والی دیگر تاریخی جہتیں بھی اسی حقیقت کی نشان دہی کرتی ہیں۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ اس معاملے میں غلط جانب کھڑے لوگ روم کی جگہ ہمیشہ متحدہ ریاستہائے امریکہ کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ یہ ماننے پر آمادہ نہیں کہ علامتوں کے ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں، یا اگر آپ اس بات پر یقین تو رکھتے ہیں مگر اس قاعدے پر پورا اعتماد کرنے کی کافی مشق نہیں رکھتے، تو اب جو منطق نافذ کی جائے والی ہے اس کی پیروی کرنا آپ کے لیے عملاً ناممکن ہوگا۔

ہر دو سینگوں والی طاقت آخری دنوں میں ریاست ہائے متحدہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ فرانس وہ دوہری طاقت ہے جس کی نمائندگی سدوم اور مصر کرتے ہیں۔ اسلام بھی ریاست ہائے متحدہ کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ پاپائی طاقت کے حوالے سے، جو کہ ایزابل ہے، ریاست ہائے متحدہ جھوٹا نبی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ بیرونیاس کے ماتحت سالومی ہے۔ بلعام بھی جھوٹے نبی کی علامت ہے، اگرچہ اس کی کہانی محض جھوٹا نبی ہونے سے زیادہ پیچیدہ ہے۔

بلعام کی پیش گوئیاں، جنہیں اس نے اسرائیل کو تین بار برکت دینے کے بعد قلم بند کیا، مختلف انداز سے اسلام کے ساتھ وابستہ کی جاتی ہیں۔ گدھا اسلام کی ایک علامت ہے، اور آپ بلعام کی کہانی سے بولتا ہوا گدھا نکال نہیں سکتے۔ مشرق سے آنے والے دانا لوگ جو ننھے یسوع کی عبادت کرنے آئے تھے، ان کی رہنمائی بلعام کی پیش گوئیوں نے کی تھی۔ مکاشفہ باب نو کے تین افسوسوں میں جو اسلام ہے، وہ جھوٹے نبی محمد کی نمائندگی کرتا ہے۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ علامتوں کے ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں، تو آپ یقیناً یہ بھی سمجھیں گے کہ بہت سی سچائیاں اتنی اہم ہوتی ہیں کہ انہیں مختلف علامتوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ وہ علامت جو رؤیا کو قائم کرتی ہے، روم کی علامت ہے، اور اس لیے یہ ظاہر ہے کہ بائبل کی پیشین گوئیوں میں ہر جگہ روم ایک بنیادی موضوع ہوگا۔ روم کی ایک کلاسیکی اور مستحکم علامت دانی ایل کے گیارھویں باب میں "شمال کا بادشاہ" ہے۔ شمال کا وہ بادشاہ جس کا انجام اس طرح ہوتا ہے کہ اس کی مدد کو کوئی نہیں آتا، وہ پاپائی طاقت، رومی کلیسیا، روم کا پوپ، یعنی گناہ کا آدمی ہے۔

یورپاہہ اسمتھ کے تنازعے میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ آیت چھتیس میں "شمال کا بادشاہ" فرانس تھا، اور آیت چالیس میں "شمال کا بادشاہ" ترکی تھا۔ فرانس اور ترکی دونوں مختلف سیاق میں ریاست ہائے متحدہ کی علامتیں ہیں، مگر جیسے پروٹسٹنٹوں کے ساتھ معاملہ تھا، اور آج بھی ہے، اسی طرح اسمتھ کے اس تنازعے میں اس نے اس حقیقت کو رد کیا کہ "شمال کا بادشاہ" جدید روم کی علامت ہے، اور یہ دعویٰ کیا کہ روم کی علامت کی نمائندگی ریاست ہائے متحدہ کی ایک علامت یعنی قوم فرانس کے ذریعے کی گئی، اور پھر یہ کہ روم کی علامت ریاست ہائے متحدہ کی علامت تھی جیسا کہ قوم ترکی میں اس کی نمائندگی کی گئی۔

اب سیاق میں تین خطوط شامل ہیں: ملیرائٹ کی تاریخ، یورپاہہ سمتھ کی تاریخ، اور حال حاضر۔ ان مثالوں میں سے ہر ایک میں روم کی ایک علامت کے بارے میں تنازع ہے، جس کا غلط اطلاق اس غلط

فہمی کے باعث ہوتا ہے کہ روم کو ریاستہائے متحدہ کی علامت سمجھ لیا جاتا ہے۔

کتاب دانی ایل میں "daily" daily سے متعلق تنازع کی بحث اسی زور کو برقرار رکھتی ہے کہ روم کی ایک علامت کے بارے میں سچائی کے خلاف استدلال کیا جائے، اگرچہ اس تاریخ میں کچھ اہم نزاکتیں موجود ہیں۔

یورپاہہ اسمتھ کے نبوی ماڈل کی منطق نے اس کے پیروکاروں کو کتابِ مکاشفہ کے باب سولہ میں چھٹی بلا کا غلط اطلاق کرنے پر آمادہ کر دیا۔ سمتھ کے باب سولہ کے اطلاق میں ایک بنیادی مسئلہ—اس کی اس کوشش کے علاوہ کہ ہر چیز کا لفظی اطلاق کیا جائے، ایسے دور میں جب ہر چیز کو روحانی طور پر سمجھا جانا تھا—یہ تھا کہ وہ اڑدہا، درندہ اور جھوٹے نبی کے سہ گانہ اتحاد کی مخصوص ساخت کو دیکھ نہ سکا۔ علامتوں کے حقیقی معانی کو ذاتی تعبیر کے معانی سے بدل دینے کے نتیجے میں، سمتھ کی منطق یہ صلاحیت سلب کر دیتی ہے کہ پہچانا جا سکے کہ یہ سہ گانہ اتحاد کس طرح تشکیل پاتا ہے، اور یہ کس طرح تشکیل پاتا ہے یہی "خدا کے لوگوں کے لیے عظیم آزمائش ہے جس کے ذریعے ان کی ابدی نجات کا تعین ہوگا۔"

روم کی علامتوں کا غلط استعمال شیطان کی ایک کوشش ہے کہ وہ خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کو نہ صرف جدید روم کو دیکھنے سے، بلکہ یہ جاننے سے بھی روکے کہ جدید روم کیسے تشکیل پاتا ہے۔ اقوام متحدہ، پاپائی اقتدار اور ریاستہائے متحدہ کے باہمی اتحاد سے وابستہ نبوتی خصوصیات کو پہچاننے کی ناگزیر اہمیت ابدی نتائج کی حامل ہے۔

کتاب دانی ایل میں ایک خاص کسوٹی ہے جو ان تین قوتوں کے باہمی تعلقات کو پہچاننے کی اہمیت پر زور دیتی ہے، اور کتابِ مکاشفہ میں انہی نکات پر زور دینے والی ایک اور خاص کسوٹی موجود ہے۔ "روزانہ" کو کتاب دانی ایل میں ولیم ملرنے، اہل تھسلنیکوں کو دوسرا خط پڑھتے ہوئے، بت پرست روم سمجھا۔ ملرنے اہل تھسلنیکوں کے دوسرے خط میں بت پرست روم اور پاپائی روم کے درمیان نبوتی تعلق کے بیان سے یہ سمجھا کہ "روزانہ" کا لفظ بت پرست روم کی علامت ہے، اور اس لیے "اجاڑنے والی مکروہ چیز" پاپائی روم ہوگی۔

تاہم جس نکتے پر ہم زور دے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ دوسرا تھسلنیکوں میں بت پرست روم اور پاپائی روم کے باہمی تعلق کو ایسے تناظر میں پیش کیا گیا ہے جو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب کبھی آپ ان دونوں قوتوں کے تعلق کو سمجھنے میں ناکام رہیں، تو آپ زور آور گمراہی کے شکار ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے کھو جاتے ہیں۔

یہ چھٹی آفت کی وہی تنبیہ ہے: وہاں نہ صرف اڑدہا—جو دوسرا تھسلنیکوں میں بت پرست روم تھا—اور حیوان—جو اُس عبارت میں "گناہ کا آدمی" تھا—بلکہ جھوٹا نبی بھی (باب سولہ میں) موجود ہے۔ یہ عبارت اس بات کی اہمیت اجاگر کرتی ہے کہ اُن قوتوں کے باہمی تعلق کو پہچانا جائے جو جدید روم کے تہرے اتحاد کو تشکیل دیتی ہیں، جو کہ جدید بابل بھی ہے۔

'روزانہ' کے بارے میں تنازعہ اسی آخری دن کے تنازعے کو موضوع بناتا ہے، مگر یہ اس تنازعے کی شناخت کو اس طرح وسعت دیتا ہے کہ جدید روم کو تشکیل دینے والی تین قوتوں کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی اہمیت کو بھی شامل کر لیتا ہے۔ اس حقیقت کو دیکھنے سے انکار کرنا، آپ کے لیے بطور جزا شدید گمراہی کی ضمانت ہے۔

موجودہ تنازع میں ریاست ہائے متحدہ کو لٹیروں کے طور پر شناخت کرنے والے لوگ یہ سمجھنے پر بھی آمادہ نظر نہیں آتے کہ یہ کیوں اہم ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کو بار بار پاپائی طاقت کے ماتحت دکھایا جاتا ہے، نہ کہ خود پاپائی طاقت کے طور پر۔ عام عقل سلیم یہ تسلیم کرتی ہے کہ جو طاقت سیاست، تاریخ، شادی اور بائبل کی نبوت میں تعلق پر قابو رکھتی ہے اسے سربراہ سمجھا جاتا ہے، اور یہی

سربراہ اپنے آپ کو بلند کرتا ہے تاکہ رؤیا کو قائم کرے اور پھر گر جاتا ہے۔

وہ منطق جو ریاست ہائے متحدہ کو لٹیروں کے طور پر شناخت کرتی ہے، 321 سے 538 تک جس تاریخ کو پیش کیا گیا اور پھر پورا بھی ہوا، اس کا اطلاق کرنے سے قاصر ہے۔ "گناہ کا آدمی" کے ظاہر ہونے سے پہلے ریاست ہائے متحدہ کی علامت کو زائل ہو جانا چاہیے۔ آخری دنوں میں "گناہ کا آدمی" پھر سے ظاہر ہوگا، اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے ریاست ہائے متحدہ کو سب سے پہلے زوال پذیر ہونا ہوگا۔

ریاستہائے متحدہ میں اتوار کا قانون ریاستہائے متحدہ کو جدید روم قرار نہیں دیتا؛ یہ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ قومی تباہی آن پہنچی ہے اور یہ کہ ریاستہائے متحدہ راستبازی سے مکمل طور پر کٹ چکا ہے۔ وہ جدید روم جو اس وقت آشکار ہوتا ہے جب اتوار کے قانون کے موقع پر ریاستہائے متحدہ پیچھے ہٹ جاتا ہے، پاپائی اقتدار ہے، جو وہیں اور اسی وقت اپنے حلیف، جھوٹے نبی، کو زیر کر لیتا ہے۔

دانی ایل کی کتاب میں 'دائمی' اور اس کا ولیم ملر کے پیغام سے تعلق، اور یہ اہمیت کہ ملر کی سمجھ دوسرا تھسلنیکویوں باب دو سے ماخوذ ہے، اور چھٹی بلا میں اپنے کپڑے سنبھالنے کی تنبیہ—یہ سب ان تنازعات کے ان عناصر کی نشاندہی کرتے ہیں جو موجودہ مسائل کو مخاطب کرتے ہیں۔

آخری ایام کے لیے دوم تھسلنیکویوں باب دو کی تنبیہ ایک ایسے طبقے کے بارے میں ہے جو ریاست ہائے متحدہ کو ایک علامت کے طور پر پہچانتا ہے، مگر اس روشنی کی رہنمائی قبول کرنے سے انکار کرتا ہے جو پاپائی روم کے ساتھ ریاست ہائے متحدہ کے تعلق سے متعلق ہے۔ ایسا کرتے ہوئے وہ نہ صرف پاپائی روم اور ریاست ہائے متحدہ کا باہمی تعلق دیکھیں گے بلکہ اقوام متحدہ کو بھی، جو مکاشفہ باب سولہ کی اژدہا کی قوت ہے۔

جیسے یوریا اسمتھ، اے۔ جی۔ ڈینیلز اور ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ پرسکاٹ کے بارے میں سسٹر وائٹ نے یہ نشاندہی کی تھی کہ وہ سب سے نتیجہ تک استدلال کرنے سے قاصر تھے، اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو آخری ایام میں ان تین قوتوں کے باہمی تعلق کی وضاحت کے ضمن میں خدا کے نبوی کلام کی رہنمائی قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

ابتدائی، موجودہ اور یوریا اسمتھ کے تنازعات کی طرح، دوسرا تھسلنیکویوں اور چھٹی بلا میں پیش کی گئی تین قوتوں کے باہمی تعلق سے متعلق یہ تنازعہ ایک ذاتی تاویل کا اظہار کرتا ہے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف اشارہ کرتی ہے، مگر ریاست ہائے متحدہ کی ایک خاص نبوتی خصوصیت کو دیکھنے سے انکار کرتی ہے جو ان کے غلط تصور کو بے نقاب کر دیتی، اور ممکن ہے کہ انہیں روشنی میں لے آتی۔

گیارہ ستمبر 2001 کے بعد یوئیل کے چار کیڑوں پر تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا۔ حقیقت یہ تھی کہ یہ کیڑے لاودکیائی سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کے تدریجی روحانی تنزل کی نمائندگی کرتے تھے، جو کیتھولک اور مرتد پروٹسٹنٹ الہیات کے داخلے کے ذریعے ہوا۔ پھر سے، ان چار کیڑوں کا درست اطلاق روم ہے، لیکن نجی تعبیر میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ اسلام ہے، جو ایک جھوٹے نبی کی علامت ہے، اور لہذا ریاست ہائے متحدہ کی علامت ہے۔ خط پر خط، ایڈونٹسٹ تاریخ کے جن تنازعات کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے، وہ سب اسی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔

غلط فریق چار گواہوں کی بنیاد پر ڈاکوؤں کو ریاست ہائے متحدہ ٹھہراتا ہے، اور دو گواہوں کی رو سے ریاست ہائے متحدہ کی علامتی حیثیت کے بارے میں اس غلط فریق کی تفہیم غلط ہے۔ خدا کے آخری ایام کے وہ امیدوار جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے والے ہیں، اب ایک نبوتی آزمائش میں ہیں۔ یہ ایسا امتحان نہیں ہے جو محض اس یا اس جانب ووٹ ڈالنے سے پورا ہو جائے۔ یہ ایسا امتحان ہے جسے صحیح طور پر تہی عبور کیا جا سکتا ہے جب نبوتی اصولوں کو درست طور پر لاگو کیا جائے۔ تاکہ یہوداہ کے قبیلے کا شیر اپنے آخری ایام کے لوگوں کو اس حقیقت سے جگائے کہ وہ کافی گہرائی سے

مطالعہ نہیں کر رہے، اُس نے بدعتیں متعارف ہونے دیں۔

یہ حقیقت کہ اس تحریک کے اندر ایک بدعت پیدا ہوئی، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نبوتی تعبیر کے قواعد کے حوالے سے ہماری ذاتی اہلیت جتنی ہونی چاہیے اتنی مضبوط نہیں۔ روم رؤیا کو متعین کرتا ہے، اور آخری ایام کی رؤیا شمال کے بادشاہ کے حتمی عروج و زوال سے متعلق ہے۔ وہ "بادشاہ" ہی "گناہ کا آدمی" بھی ہے، اور "گناہ کا آدمی" ہی "بدی کا بھید" ہے، اور وہی "شریر" ہے۔ وہ ضدِ مسیح ہے، اسے "تیری قوم کے لٹیرے" کے طور پر علامتاً دکھایا گیا ہے، اور وہ جدید روم کا "سربراہ" ہے۔

جو لوگ کلام کے فہم میں الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں، جو ضدِ مسیح کے مفہوم کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً اپنے آپ کو ضدِ مسیح کی صف میں شامل کر لیں گے۔ اب ہمارے پاس دنیا کے ساتھ مدغم ہونے کا وقت نہیں ہے۔ دانی ایل اپنے حصے اور اپنی جگہ پر کھڑا ہے۔ دانی ایل اور یوحنا کی پیش گوئیاں سمجھنی چاہئیں۔ وہ ایک دوسرے کی تشریح کرتی ہیں۔ وہ دنیا کو وہ سچائیاں دیتی ہیں جنہیں ہر شخص کو سمجھنا چاہیے۔ یہ پیش گوئیاں دنیا میں گواہی دینے والی ہیں۔ جب یہ آخری ایام میں پوری ہوں گی تو وہ خود اپنی وضاحت کر دیں گی۔ کریس کلیکشن،